قاری فیوض الرحمٰن ایم۔ اے
گورنمنٹ کالج، ایبٹ آباد۔

پروفیسر مولانا محمد انوار الحسن انور شیرکوٹی

۱۹۰۶ء ـــــ ۱۹۷۶ء

آپ ۱۹۰۶ء میں "شیرکوٹ" ضلع بجنور میں پیدا ہوئے، والد صاحب کا نام احمد حسن اور دادا کا محمد حسن بن محمد داؤد ابن الشیخ محمد مدن ہے۔

ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی، پھر شوال ۱۳۳۹ھ/ ۱۹۲۰ء کو دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھ کر ۱۳۴۴ھ میں امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ سے دورۂ حدیث پڑھ کر سند الفراغ حاصل کی، آپ کے دوسرے اساتذہ فنون واحادیث میں مولانا محمد شیر ہزاروی، مولانا محمد رسول خان ہزاروی، مولانا مفتی عزیز الرحمٰن، مولانا سید اصغر حسینؒ، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری، مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا محمد ابراہیم بلیاوی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

۱۹۲۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے "مولوی فاضل" کا امتحان پاس کیا، اسی سال او ٹی کیلئے سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ اور ۱۹۳۰ء میں او ٹی کی سند حاصل کی۔

مئی ۱۹۳۰ء میں "منشی فاضل" کا امتحان صبح کے وقت اور "ادیب فاضل" کا امتحان شام کے وقت میں دے کر دونوں امتحانات پاس کر لئے۔

ستمبر ۱۹۳۰ء میں مشن ہائی سکول جالندھر میں بطور "عربی ٹیچر" آپ کا تقرر ہوا، سید محمد خلیل ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول جالندھر کے اصرار پہ وہاں سے مستعفی ہو کر ۲ اپریل ۱۹۳۱ء کو ہیڈ پرشین ٹیچر کی جگہ تقرر ہوا۔

مارچ ۱۹۳۵ء میں مولانا محمود علی پروفیسر رندھیر کالج کپور تھلہ کی سبکدوشی کے بعد آپ کا وہاں تقرر ہوا اور ستمبر ۱۹۴۷ء تک وہاں تدریس کی۔ اسی دوران آپ نے بی۔ اے تک کے امتحانات پاس کر لئے، ستمبر ۱۹۴۸ء میں گورنمنٹ کالج لاہور میں ایم اے اُردو کلاس میں داخلہ لیا۔ اور ۱۹۵۰ء میں ایم اے

کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی۔

۲۲ ستمبر ۱۹۵۳ء میں اسلامیہ کالج لائلپور میں عربی اور فارسی کی تدریس پر مامور ہوئے، بعد میں شعبۂ فارسی کے صدر رہے۔ ۴ مئی ۱۹۶۶ء کو سبکدوش ہوئے۔

تصانیف | ۱۔ **تجلیاتِ عثمانیؒ** ــــ یہ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی علمی سوانح ہے۔ دسمبر ۱۹۵۷ء میں بڑے سائز کے ۷۱۲ صفحات میں شائع ہوئی۔ ناشر: ادارہ تصنیف و تالیف، چھلیک، ملتان۔

۲۔ **حیاتِ امداد** ــــ حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی مہاجر مکیؒ ــــ انیسویں صدی کے ایک اونچے درجے کے صوفیاء اور اولیاء میں سے تھے، جنہوں نے ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف جہاد میں حصہ لیا تھا۔ ان کی علمی، ادبی اور زندگی کے حالات پر یہ کتاب، ایک جامع تبصرہ ہے۔

۳۔ **انوارِ عثمانیؒ** ــــ یہ کتاب علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے مذہبی، سیاسی، علمی اور نجی خطوط کا مجموعہ ہے۔ اسے بھی مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵ نے شائع کیا ہے۔

۴۔ **انوارِ قاسمی** ــــ اس میں حضرۃ علامہ محمد قاسم نانوتویؒ کے حالات زندگی محققانہ انداز میں لکھے گئے ہیں۔ اشاعت ۱۹۶۹ء میں ہوئی۔ ۶۰۰ صفحات ہیں۔ اور مقدمہ حضرۃ نانوتویؒ کے پوتے مولانا قاری محمد طیب قاسمی کے قلم سے ہے۔

۵۔ **روحِ رمضان** ــــ موضوع نام سے ظاہر ہے، عجیب کتاب ہے۔ نذر سنز لاہور نے ۱۹۶۲ء میں ۴۰۰ صفحات میں شائع کی۔

۶۔ **خطباتِ عثمانیؒ** ــــ نظریہ پاکستان سے متعلق مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے نایاب خطبات کا مجموعہ ہے، مطبوعہ ۱۹۷۳ء۔ وہی ناشر۔

۷۔ **سیرۃ پیغمبرِ اعظمؐ** ــــ صفحات ۱۶۰، اسلامیہ کالج لائلپور کی طرف سے ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی۔

۸۔ **حیاتِ عثمانیؒ** ــــ ۷۰۰ صفحات۔

۹۔ **سیرۃ یعقوب و مملوک** ــــ ۲۵۰ صفحات، مطبوعہ ۱۹۷۵ء، ناشر دارالعلوم کراچی ۱۴۔ اس میں دارالعلوم دیوبند کے پہلے صدر مدرس مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ، خلیفہ مجاز حضرۃ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اور ان کے والد استاذ العلماء مولانا مملوک علی کے حالات زندگی ہیں۔

۱۰۔ **قاسم العلوم** ــــ حضرۃ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے مشہور فارسی علمی جواہر گرانمایہ مکتوبات کا ترجمہ "انوار النجوم" کے نام سے علمی کتب خانہ اردو بازار لاہور شائع کر رہا ہے۔

۱۱۔ **قاسم العلوم** ـــ حضرۃ نانوتویؒ کے فارسی اور اردو مکتوبات کا ایک دوسرا مجموعہ (غیر مطبوعہ)

۱۲۔ **یادگارِ ذوالفقار** ـــ شیخ الہند مولانا محمود حسن کے والدِ گرامی مولانا ذوالفقار علی کے علمی اور ادبی کارناموں پر مشتمل سوانح، غیر مطبوعہ۔

۱۳۔ **انوار الشہادۃ** ـــ یہ امام ابو اسحاق اسفرآئینی کی کتاب "نور العین فی مشہد الحسین" کا اردو ترجمہ ہے۔ جو ۱۹۳۳ء میں ہانڈہ الیکٹرک پریس جالندھر سے آپ کے اہتمام سے شائع ہوا۔ انکے علاوہ اردو مڈل اور پرائمری کی گرائمر میں بی۔ اے کی اسلامیات اور فارسی وغیرہ آپ کے قلم سے نکلی ہیں۔

خطابت | ڈی بلاک کے پلاٹ ۱۲۵ کی مسجد عثمانیہ میں خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

شاعری | آپ اردو، فارسی اور عربی کے اچھے شاعر تھے، بطور نمونہ چند شعر درج کئے جاتے ہیں ـــ۔

نہ بے حساب کرمیں لائقِ حساب نہیں   کرم کی مجھ پہ نظر ہو کہ شرمسار ہوں میں
بغیر پرسشِ اعمال بخشدے مجھ کو   کہ سر سے پاؤں تلک سخت داغدار ہوں میں
خدا ہی خیر کرے روزِ حشر اے انور   جہاں میں سب سے زیادہ گنہگار ہوں میں

مجھے ایک خط میں لکھتے ہیں:

یَا صَاحِبِی اَعرِض عنِ الاشرار   عِش دَائِمًا ابدًا مَعَ الاخیار
وَحَلَاوۃُ الخُلقِ العظیم حَلَاوَۃٌ   مَا ذُقتُهَا فِی اَطیَبِ الاثمار
وَلَنِعمَ نورِ جبینِ مرءٍ صَالِحٍ   یَهَبُ الالٰهُ لِمَن مِنَ الاَطهار
ظَهَرَ الفسادُ بما کسبنا کلّنا   عَلَنًا وجَهرًا فی ضیاءِ نهار
ذهبَ الحیاءُ فعاملی ما تشتهی   انّ الحیاءَ لحافظ الابصار
ونِ ما ننا زمن الضلالةِ کلّه   الا الذین لهم هدایة باری
انّ السعادةَ والهدایةَ والتُّقیٰ   لکرامةٌ من مُنعِمٍ غفّار

عِلمٌ صحیحٌ ثُمَّ عملٌ صَالِحٌ
نورٌ عَلیٰ نورٍ مِنَ الانوار

وصال | چار پانچ اکتوبر ۷۶ء کی درمیانی شب آپ پر اچانک بلڈ پریشر کا حملہ ہوا، چند منٹ بعد ایک بجکر دس منٹ پر وصال ہوگیا، حالانکہ رات کو بالکل ٹھیک سوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔